



~~###~~

U32165

Title - Ar. mughaan M-e-hboob.  
creator - Raja Nassingh Raj Behadur Aali  
Publisher - Taj Press (Hyderabad)

Date - 1350

Pages - 72

Subjects - Urdu Shayari - Kulliyat-o-Dawaroon



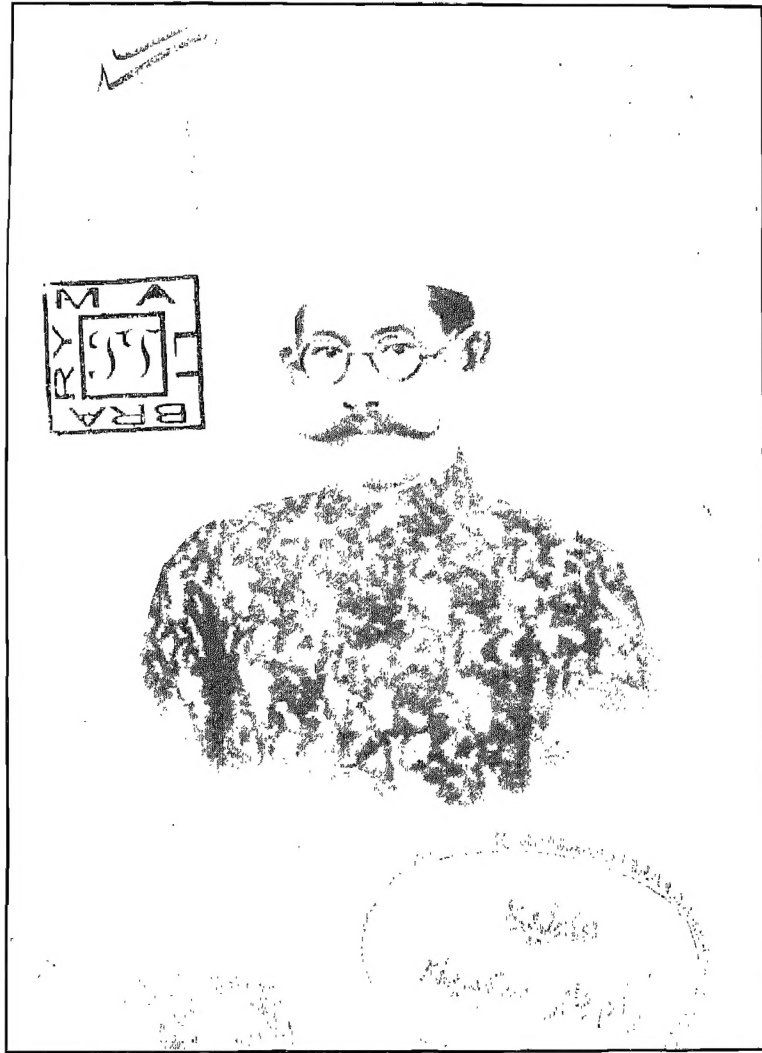
دقت غم و الم کا ہی و اتان مجھ  
ہو لفظ لفظ اسکا آہ و فغان مجھ

# امریغان محبو

۵۵۰  
عالمی کے دردوں کے خدائیں ہیں  
ہی نہیں دیکھے گا یہ امریغان محبو



سن اعمال سے اخلاق و کرم سے محبوب۔ یاد آتا ہے بشر بعد فنا یاد رہے۔



پتہ کیا مٹنے والوں کا ملے محبوب دنیا میں  
 نشان باقی نہ ہو نا ہی نشان ہے بے نشانی کا۔  
 رائے محبوب راج "محبوب"

A 9152514

11E

(P 1)



M.A.LIBRARY, A.M.U.



U32165

## رباعیات

(مصنف راجہ ننگہ راج بہادر عالی)

یار جب کہوں منہ سے سخن تیرا ہے  
 جسبہم تیرا اور دہن میں تیرا ہے  
 اُن صُحر کے زنگ و ریہ گھنا ہے  
 یارب تیریں جسبہم میں تیرا ہے

(۲)

میں کین بکس کا ہے ہمارا مولے  
 ہے ڈوبنے والا نکالنا مولے  
 عالی کا یہی ہے اعتقادِ راسخ  
 گر و کھ بھی تو ہے تو ہے ہمارے

(۳)

پوشیدہ ہے گو جلوہ عیاں تیرا ہے  
 کثرت ہو کہ و صبر ہوتاں تیرا ہے  
 کس کے لب پر نہیں عیاں تیرا ہے  
 کس کے دل میں نہیں تیرا ممکن

(۴)

میں صُف کروں کس کے رُبا تیرے  
 اور دی ہوئی طاقتِ بیبا تیرے  
 عالی کا خداوند ہے دل کا لاکٹ  
 تن تو نے دیا ہے تن میں خاں تیرے



# مرثیہ برادر

(مصنفہ)

راجہ نرسنگھراج بہادر عالی

یہ دھن کوچ کی دل میں کسی سما  
دیا مجھ کو بے وقت داغ جدائی  
مری کونسی بات تم کو نہ بھائی  
مے پیار بھائی مے پیار بھائی

(۲)

وہ حسن جوانی وہ شانِ برادر  
مجموع محبت وہ جانِ برادر  
سناؤں کیے داستانِ برادر  
مے پیار بھائی مے پیار بھائی

(۳)

تھی صورت نہی ہو لی مری  
محبت تھی سب زالی تھاری  
وہ تصویر کرنے چھپا لی تھاری  
مے پیار بھائی مے پیار بھائی

(۴) معاون تھے بالذات بچپن میں  
 رہے پاس دن رات بچپن میں  
 دینے بات میں بات بچپن میں  
 مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

(۵)  
 مجھے ایک بس نیا تم جانتے تھے  
 ہری بات ہر وقت تم مانتے تھے  
 بھائے بدرجہ کو گردانتے تھے  
 مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

(۶)  
 تمھاری مروت کا نقل جہاں  
 تمھاری محبت کا ہر جابجاں  
 مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی  
 مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

(۷)  
 نہ ہمت تمھاری میسر کسی کو  
 نہ الفت تمھاری میسر کسی کو  
 نہ جرات تمھاری میسر کسی کو  
 مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

(۸)  
 فدائے سخن اور سخن سنج تھے تم  
 شریک غم و راحت و بچ تھے تم  
 شرافت کے اک بے بہا گنج تھے تم  
 مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

۹) تری جانِ مطہر میں جانِ میری  
محبت پہ تھی جانِ بانی کی  
بجز تیرے باقی نہیں شانِ میری  
مے پیار بھائی سے پیار بھائی

۱۰) عداوت میں میری نہ سو کبھی تم  
محبت سے چھپ چھپ کے رہ کبھی تم  
نہ پاس آئے بے شک نہ کبھی تم  
مے پیار بھائی سے پیار بھائی

۱۱) لبت  
تناگو تھے تم شاہِ عہدِ اکبر کے  
وفاداری و جانِ بانی کی  
تفرقہ تھا اس سے کہ جو جراثیم  
مے پیار بھائی سے پیار بھائی

۱۲) ہے ایوانِ شہزادوں کی  
یہ کہتے تھے ہے قادیان کی  
بتاؤ کہ اب سیر ہے کس حرم کی  
مے پیار بھائی سے پیار بھائی

۱۳) ہمیشہ قضا کو کیا یاو تم نے  
کیا جلد یوں خود کو آزاد تم نے  
کسی کی سنی کچھ نہ فیضانِ تم نے  
مے پیار بھائی سے پیار بھائی

۱۳) بنی آواز ہر ملا آیا تھا کیسا  
طبیعوں کو جس میں ہوا اُدھو کا  
پیامِ اجل آگیا وارِ عینا  
مرے پیار بھائی کے پیار بھائی

(۱۵)

طبیعت بڑا کر سنبھلنے لگی تھی  
نہ تھی پہلے پھر نبض جلنے لگی تھی  
ہوئی سیدھی گردن ڈھلنے لگی تھی  
مرے پیار بھائی کے پیار بھائی

(۱۶)

تھے صحت کی امید میں اطمینان  
یہی جانے خوش تھے سارے اعزا  
نہ جانے ہوئے تم نہ نکلی متنا  
مرے پیار بھائی کے پیار بھائی

(۱۷)

دوانے نہ اپنا اثر کچھ دکھایا  
کے ڈال دیں کچھ کام آیا  
بڑوں کی نیکی نے تم کو چایا  
مرے پیار بھائی کے پیار بھائی

(۱۸)

ہینہ تھا بھادو کا تمہ بھی تھی  
قضا نے کیا آکے کس طرح بے کس  
یہ کر دیتی ہے کب مجبور کو بس  
مرے پیار بھائی کے پیار بھائی

تھی تیغ چوتھی ہینہ تھا آبان (۱۹) سن و سال چالیس فصلی کا یہاں  
ہوا بختنبہ کو حلت کا سامان مرے پیار بھائی پر پیار بھائی

(۲۰)

بلا بی بیع دوم کا ہینہ (۲۰) تھی چھبیسویں سن کی تیغ لے  
جدا بی کی ساعت ہوئی ساگ لیا مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

(۲۱)

ترا نام محبوب بن رکھا تھا (۲۱) وہ محبوب تھا جان لک کن کا  
تو عالم کا محبوب کیونکر نہ ہوتا مرے پیار بھائی پر پیار بھائی

(۲۲)

ایفسوس تھا گیارہویں کا ہینہ (۲۲) خدا کے وہ محبوب ہیں کا ہینہ  
مقدس یہ روزیں کا ہینہ مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

(۲۳)

تمہیں نام کی لاج کیسے پڑی تھی (۲۳) مگر بے غضبوت سر پر گھڑی تھی  
جدا بی کی وپیش نازک گھڑی تھی مرے پیار بھائی پر پیار بھائی

(۲۴) اُمیدِ ناپسوس خاک ڈالی  
کہ خود چھپ ہے اپنی صورت چھپا  
جدائی کی یہ طمع تم نے نکالی  
مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

(۲۵) مجھے داغ غم دیکھ اُتار لایا  
محببت پہ میری ترس چھ نہ آیا  
کہ اب رسم کھاتا ہے اپنا پرایا  
مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

(۲۶) ترے لب پہ یوں توفیقِ بندہ سی تھی  
غیروں میں گیا جانِ تیری بخشہ سی تھی  
دومِ مرگ پر مائے کیا بے بسی تھی  
مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

(۲۷) محبت میں کسی غامدے گئے تم  
ہمیں چھوڑ کر پاس کے گئے تم  
تسائیں دل میں سبھی لے گئے تم  
مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

(۲۸) تمھاری سعاد سے خوش دل تھی  
تمھارے شیدائی زن اور خواہر  
بہت تم سے خوش تھے پیر اور برادر  
مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

(۲۹) تیس بڑی ماں ہی کچھ پائیا  
نہ بچوں کا میوی کا کچھ پاس آیا  
نہ بخت بھائی کا کچھ پائیا  
مرے پیارے بھائی مرے پیارے بھائی

(۳۰) جنگ و گردِ پیر کو تم نے بھلایا  
تھیں شویشہ ہنیں یاد آیا  
نہ کر پانہ و تھرا نہ یاد آئی آیا  
مرے پیارے بھائی مرے پیارے بھائی

(۳۱) لگاؤ ہے شہرِ حریف چل بھی گھاٹ  
جوانی کے ارمان نکلنے نہ پائے  
گئے تم تپتے میں اپنے پرانے  
مرے پیارے بھائی مرے پیارے بھائی

(۳۲) ہمیشہ ہے یادِ زہر کی کرتے  
ہے شام اور رام کا دم ہی بھرے  
انہی کا وظیفہ پڑا ترے مرے  
مرے پیارے بھائی مرے پیارے بھائی

(۳۳) جو بگڑا تھا گھرا بے نیلنے لگا تھا  
یہ باقی کا گلزار بھلنے لگا تھا  
نمانے کو تھا رشک جلنے لگا تھا  
مرے پیارے بھائی مرے پیارے بھائی

نام فرزند  
نام فرزند

نام فرزند  
شیر خاں  
موجودہ سال  
سال  
سال

فرزند کا نام  
فرزند کا نام  
فرزند کا نام

کے اپنے دل کی مستی دکھاؤ ۳۳) کہانی کیسے اپنے غم کی سناؤں  
میں بے ٹھنی قسمت کو کیونکر مناؤں مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

(۳۵)

تھیں تم تو رہے ہیں تم نہ رہے ہو کہ بکینہ میں کجا اب رہے ہو  
ہمیں غم کی بھیر میں کیسے ہو مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

(۳۶)

تو زندہ تھا زندہ دلوں میں ہمیشہ تیری روشنی محفلوں میں ہمیشہ  
میں تو پوچھا اب بھلو نہیں ہمیشہ مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

۳۷

نبودل کے مالکے و راج اٹھو ڈھلاؤں بہت سو اچھو  
تھیں یاد کرتے ہیں مہراج اٹھو مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

(۳۸)

زباں بند کر کے کہاں سو گئے ہو مروت کیوں منحرف ہو گئے ہو  
کہاں ہو ندوں تم کو کہاں گئے ہو مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

مرد و زنا بھائی  
مبارک کرشن  
مبارک کرشن  
مبارک کرشن  
مبارک کرشن



۳۹) گھٹیا محبت کو اُمتا بڑا کر  
 بلا خاک میں مجھ کو جلوہ دکھا کر  
 گلے سے مرے پھر لپیٹا تو آکر  
 مرے پیار بھائی مر پیار بھائی

۴۰) غریزوں منہ موڑ کر چل بسا تو  
 اکیلا مجھے چھوڑ کر چل بسا تو  
 مری آس کو توڑ کر چل بسا تو  
 مرے پیار بھائی مر پیار بھائی

۴۱) میں کس کس کروں تیری فریاد بھائی  
 سناؤں کسے تیری بے ادب بھائی  
 تیری یاد کر دے گی برباد بھائی  
 مرے پیار بھائی مر پیار بھائی

۴۲) بتائے کوئی ایسا بھائی کہاں ہے  
 اگر بھائی ہو بھی فدا فی کہاں ہے  
 فدا فی جو ہو دل رانی کہاں ہے  
 مرے پیار بھائی مر پیار بھائی

۴۳) مجھے کون ایسا بھائی کہہ کر چکا رہا  
 لگا دے گا اکون مجھ کو کناں ہے  
 میں زندہ رہوں نا کے سہارے  
 مرے پیار بھائی مر پیار بھائی

(۴۳) ہنیرِ قوت بازو اب کیا کروں میں  
 جیوں کچھ دنوں یا ترکے مروں میں  
 نہیں صبر کی سِل کہ دل پر دھروں میں  
 مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

(۴۵) کہاں جا کے ذکرِ تباہی کروں گل  
 میں کیا جی کے اب یا الہی کروں گل  
 میں صمت کی کیا داد خواہی کروں گل  
 مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

(۴۶) کبھی سر کو ٹکرائے میں چھوڑا ہوں  
 کبھی غم کی شدت سے دم توڑا ہوں  
 لے تو تو دنیا کو میں چھوڑا ہوں  
 مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

(۴۷) میں تقدیر کے بل پہ اب جی رہا ہوں  
 جدائی کے زخموں کو یوں سی رہا ہوں  
 لہو کے فقط گھونٹ میں پی رہا ہوں  
 مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

(۴۸) خدا اگر ایسا بھائی کسی کو  
 نہ ہے دروِ بے اعتنائی کسی کو  
 دکھائے نہ اس کی جدائی کسی کو  
 مرے پیار بھائی مرے پیار بھائی

جو ہونا ہے ہوتا، کیا بیش کیا کم  
 مگر مجھ کو اس بات کا بڑا غم  
 مرے پیار بھائی کے پیار بھائی  
 ملو گے نہ ہم سے کہاں تم کہاں ہم

(۵۰)

مرے دوست احباب میں بلو کیا ہے  
 یہ عالی کے مجروح دل کی صدا ہے  
 یہ محبوب کا ماتی مرثیہ ہے  
 مرے پیار بھائی کے پیار بھائی

## نوح برادر

مصنف

ایضاً

مرے پیار بھائی نے دل بھلا کر  
 امیدوں کی کشتی کو میری ڈوبو یا  
 گر پیارے بھائی تھی مجھ سے محبت  
 تمہیں پس اس کا ذرا بھی نہ آیا  
 جو امید ہوتی چلے آؤ گے تم  
 کیا کوچ اس خلق سے ماتھ اٹھا کر  
 غم و ہم کے دریا میں تم نے بہا کر  
 ہنسائے گئے بدلے گئے کیوں رلا کر  
 کہ وعدے کئے کیا تھے تم نے جتا کر  
 تمہیں نہ ہونڈتھا اپنی آنکھیں کھلا کر

نہ آیا تجھے جہم لے مرنے والے  
 بہت سی امیدیں تھیں اب تہ تم  
 مرنے ل کی بخش کو تم نے مٹایا  
 نہ محبوبا بھائی ہو گا جہاں میں  
 وہ مرقد کے اشعار اب کہیں پھو  
 تو عینی برا در تھا محبوب بھائی  
 مرے پوچھنے والے یہ جہنم میں  
 محبت کا پتلا کہیں تجھ کو کیونکر  
 جو مرنے تھا پھر کیوں محبت بھائی  
 ترے دوست دشمن تجھے پہنچاتے  
 مرے زخم دل کیلئے کچھ نہ چھوڑا  
 یہ کہنا تیرا میں نہ بھولو گنا بھائی  
 ترے ساتھ کھانا ترے ساتھ رہنا  
 مرے دل کو بہلاتا تھا تو ہمیشہ

ہوا خاک تو ہم کو زندہ جلا کر  
 لگے سبز باغ ایسے ایسے کھا کر  
 لگے روٹھ خود حیف مجھ کو بنا کر  
 فدا ہو گیا مائے خود کو مٹا کر  
 رلایا تھا تم نے جو سب کو بنا کر  
 نظر کھا لگی کس کی یوں تھر دھکا  
 گیا چین سے کس طرح منہ چھپا کر  
 پڑے بھائی کو مار ڈالا جلا کر  
 لکھنا یا محبت کو تو نے بڑھا کر  
 کہ رکھا تھا دنیا میں سب کو بنا کر  
 محبت کا نایاب ہر قسم بنا کر  
 اٹھانا نہ ہرگز مجھے تم سلا کر  
 میں زندہ رہوں ایسے کیونکر بھائی  
 کبھی میسنا کر کبھی وہ سنا کر

مجھے رست کی کچھ بھی اُس نہ تھی  
 نظر پھیر لی تم نے سارے جان سے  
 نظر پھیر نہ آئی وہ صورتِ ری  
 و غاب بھی جو دنیا تھا کہہ دیتے مجھے  
 ترس بھی مجھے بڑھ ہی اُس پر نہ آیا  
 بٹے اُسے تجھ کو جس مانے پا لا  
 تری ہوئی کا حال کیا بُرا ہے  
 ترے چھوٹے بچے بلکتے ہیں تجھ میں  
 بھروسہ یہ کس کے ہے کون کو چھوٹا  
 تمہارے کب یہ زینا تھا بھائی  
 ترے واسطے کرتا جو مجھ سے ہوتا  
 تجھی نے دیا ہے مجھے دردِ وقت  
 مرے سامنے مرنے کو جو کہا تھا  
 کہیں کا نہ رکھا مجھے تو نے بھائی

کہا تو نے مہراج کو یہ سنا کر  
 ریلی وہ آنکھیں کفن میں چھپا کر  
 کہاں لینگے لوگ نہ لادھلا کر  
 بچھڑانا لازم تھا مجھ کو سا کر  
 گیا آٹھ آٹھ آنسو اُس کو رلا کر  
 اُسی کو دیا داغ یہ قہر ڈھاکر  
 ذرا رحم کر آنکھ اپنی تو وا کر  
 گیا کس طرح اُن کو دل سے بھلا کر  
 کہ خود مٹ گیا تو یہ نقشہ جما کر  
 اکیلا مجھے چھوڑ جانا رُلا کر  
 سمجھتا جو یہ تو پھرنے کا جا کر  
 تو ہی بھائی اس درد کی اب واکر  
 گیا اُسے تو مجھ کو وہ دن دکھا کر  
 محبت کا یوں اپنی بندہ بنا کر

<p>جہل لے گئی اے وفا دار بھائی مجھے کاش تو اپنے ہمراہ لیتا وہاں خاکے بھی بھائی مجھ کو نہ بھول پکاروں گے کہے میں سہا بھائی</p>	<p>سبت بچے وفائی کا تجھ کو پڑھا کر تو میں سرخرو ہوتا دنیا میں کر گلے سے لگا لو مجھے اب بلا کر کہوں کس امداد مجھ کو عطا کر</p>
---	---

نوعا لئی کی سن عرض ہے یہ مولیٰ  
اے قیصر بچ والہ سے رہا کر

نوحہ دیگر

مصنف

ایضاً

<p>وہ عالی گہر پیارے محبوب باجہ بہت سیرتی آنکھوں سے دہو نہ اچھل میں شیدا تمھارا ہو کیوں ہو گئے میں زندہ ہوں لیکن حالت ہے جیسے</p>	<p>وہ نسخ سیر پیارے محبوب باجہ نہ آئے نظر پیارے محبوب باجہ تھا اس قدر پیارے محبوب باجہ ہیں تن پس پیارے محبوب باجہ</p>
---	---

ہمیں چھوڑ کر اب کیا ہے یہ تم نے  
 ہمیں بھی الفت ہے محبت  
 دگر کسک سمجھا تھا تیرے لئے میں  
 فرشتہ تھا تو تیری لت تھا تھی اس لئے  
 محبت ترمی ہو کا دیگی یہ ہم کو  
 بہت سادگی تھی تیری ندگی میں  
 نہ بھولنا تیری محبت کی باتیں  
 جہاں میں تیرے ہنریائے رکتے  
 تیرے پیارے بخت جہاں تھا راز  
 زمین مختار اور آسمان دور مجھ سے  
 کر دے زندگی کا میری فیصلہ تم  
 میرے نوحہ غم کا تم پر ذرا بھی  
 زباں پر میری ورد بن نام ترا  
 مجھے لپٹے میں چھوڑ دیا جہاں کو

کہاں کا سفر پیارے محبوب آج  
 ہمیں سے خد پر پیارے محبوب آج  
 تو ہی تھا جگر پیارے محبوب آج  
 نہ تھا تجھ میں شکر پیارے محبوب آج  
 نہیں تھی خبر پیارے محبوب آج  
 نہ تھا کرو فر پیارے محبوب آج  
 کبھی عمر بھر پیارے محبوب آج  
 میرے اشک تر پیارے محبوب آج  
 کرو اک نظر پیارے محبوب آج  
 میں وہ ہونڈوں کہ ہر پیارے محبوب آج  
 ادھر یا ادھر میرا محبوب آج  
 نہیں کیوں اشر پیارے محبوب آج  
 ہے شام دھڑ پیارے محبوب آج  
 تجھے مارا کر پیارے محبوب آج

تھے ماتی صرف انسان نہیں ہیں  
 ہتھی کو سمجھتا تھا میں گھس کا مالک  
 نہ دولت رہی ورنہ دولت کے لاک  
 نہیں کرتے باور ترے دوست  
 ترے دم جو ہو رہا تھا سہانا  
 فقط تو ہی تو مجھ کو آنا نظر ہے  
 مری لے جگر ہے دلے محبت  
 سفر کرنے میں ہے کی تمہے بہت  
 دو اکچہ نہ دی تھے پر عمر بھر کو  
 دعائیں مرادیں جہاں بھر کی جھکو  
 سبھی بزم میں میں غسرا اجا  
 کسی نے کہا بھی نہیں عمر تری  
 گئی میری طاقت گئی میری ہمت  
 تھا کہ سوا لاؤں اب کیناں

ہیں دیوار و در پیار محبوب اچہ  
 یہ کس کا ہے گھر پیار محبوب اچہ  
 رہا کس کا زینا ہے محبوب راجہ  
 گیا تو گذر پیارے محبوب اچہ  
 وہ سونا ہے گھر پیار محبوب اچہ  
 میں دیکھوں جد ہر پیار محبوب اچہ  
 نہ تاخیر کر پیارے محبوب اچہ  
 ہو رہا ہر پیارے محبوب راجہ  
 دیا درویش پیارے محبوب راجہ  
 ہوئیں بے اثر پیارے محبوب اچہ  
 نہیں تم مگر پیارے محبوب اچہ  
 ہے یوں مختصر پیارے محبوب اچہ  
 ہوئے بان پر پیارے محبوب اچہ  
 کوئی چارہ گر پیارے محبوب اچہ



تجھے رحم کچھ بھی نہیں مانے آتا  
 بنا کتنے عرصہ کی محنت سے تونے  
 ترے ایک جانے سے گھر بھر کی لٹا  
 ترے بیوی بچے تھے جیتے یہاں  
 نہ رکھوں عقیدہ کروں یا بھروسہ  
 میں کرتا نہیں کچھ بچوں کی خاطر  
 گذر کر دکھایا سبھی کو کہ دیکھیں  
 میں سمجھا تھا تیری محبت پرستی  
 یہ دکھلایا تونے نہیں ساتھ دیتے  
 جو تھی زندگی تجھ سے پر امن و راحت  
 او دہر جا کے کیوں کب ٹرانا ہے تو  
 گیا تو تو خوش چھوڑ کر جاں میری  
 میری آہ سے کانٹا تھا فلک بھی  
 ہر رنگ و گل و شاخ پر یہ ہمارے

میرے حال پر پیارے محبوب اچھ  
 ہم کی یہ سہاوارے محبوب اچھ  
 ہرے ریزہ ریزہ پیارے محبوب اچھ  
 تری آس پر پیارے محبوب اچھ  
 کسی قول پر پیارے محبوب اچھ  
 کبھی حشم تر پیارے محبوب اچھ  
 یہ ہے رنج و پیارے محبوب اچھ  
 بہت بے ضرر پیارے محبوب اچھ  
 ہر اور پس پیارے محبوب اچھ  
 ہونی پر خطر پیارے محبوب اچھ  
 ادھر آدھر پیارے محبوب اچھ  
 مصیبت کا گھر پیارے محبوب اچھ  
 نہیں اب تر پیارے محبوب اچھ  
 نہیں اک شجر پیارے محبوب اچھ

نہ امید تھی جاؤ گے تم یہاں سے  
 اجل کے مقابل تھیں نے دیکھا  
 جدائی کا تیری لگائے نشتر  
 کرو چینِ جنت میں تم اور بڑی  
 دوا کون سے تیری قریب کو  
 بے چنے تم انکی تسخیر کر لی  
 فدائی تھے مالک کے تم خانہ اتنی  
 شبِ غم تو کبھی نہیں گزرتے  
 بہنیں بحرِ عالم میں بندہ اب تو  
 شجر دیکھنے کو ہر ہے بھر ہے  
 دکھاؤ ذرا مجھ کو صورتِ پھرانی  
 ترانہ شکر کہاں تاب لائے  
 مے دردِ دل کا بڑا تھافا  
 میں سب جانتا ہوں نہیں ملول

ہرے شیرِ پیارے محبوبِ اجہ  
 تھے سینہ پر پیارے محبوبِ اجہ  
 رگِ قلب پر پیارے محبوبِ اجہ  
 یہاں خاک پر پیارے محبوبِ اجہ  
 ہے دردِ جگر پیارے محبوبِ اجہ  
 تھے جادو نظر پیارے محبوبِ اجہ  
 فدا ملک پر پیارے محبوبِ راجہ  
 کہاں ہے سحر پیارے محبوبِ اجہ  
 وہ روشن گھر پیارے محبوبِ اجہ  
 نہیں بار و پیارے محبوبِ اجہ  
 کہ ہر مو کدہ پیارے محبوبِ اجہ  
 کسی کا جگر پیارے محبوبِ اجہ  
 کیا مختصر پیارے محبوبِ اجہ  
 ہے عالی شہر پیارے محبوبِ اجہ

# رباعیات

مُصنّفہ

(۱) ایضاً

بھائی سے اگر دل کو لگایا تو نے دھوکا عالی بُرا یہ کھایا تو نے  
سچ ہے کہ محبت کا ہے انجام بُرا اُس کا صلہ درد و غم ہی پایا تو نے

(۲)

سمجھے تھے شریکِ بھائی ہو گا معلوم نہ تھا بچ جدائی ہو گا  
تقدیر ملٹ جائیگی اپنی عالی کچھ اور ہی نشاۓ الہی ہو گا

(۳)

چھوٹا مہر محبوبِ بھائی بھائی پاؤں گا کہاں سیافِ ذاتی بھائی  
تخلّی کو جو آجاتی تو اچھا ہوتا بے وقتِ قضا تیری کہی بھائی

(۴)

جب چاہیے شی سے گزرنا اچھا دنیا کا کوئی کام نہ کرنا اچھا  
تخلّی یہ تیری بھئی فسون بن بھائی کے صنیں تو مرنے اچھا

(۵) پاؤں کہاں محبوبا تجا بھائی  
 ہونے کو تو بھائی ہو رہے ہیں  
 مونس ہدم رفیق شیدا بھائی  
 مشکل سے ملا کرتا ہے ایسا بھائی

(۶) کس کیلئے مائے اب میں نیا ہوں  
 عالی جتیا تھا صبر جیسے ہے  
 دنیا کے مٹھا کو سہوا صبر کروں  
 اب و نون راہیں جیوں کہ مروں

(۷) بازو کا تھا زور میرا بھائی  
 ملتا نہیں ایسا بھائی عالی  
 تیرا سی تھا جس مجھے سہارا بھائی  
 جس وصف کا تھا مائے ہمارا بھائی

(۸) تم ناد سے اپنی اب تیا نہ کرو  
 عالی کو دیا خواجہاں میں  
 نگہیں میں میں غضب ڈیہا یا نہ کرو  
 بہتر ہے کہ خواب میں آ یا نہ کرو

## سلسلہ تواریخ

وفات کے محبوب راجہ محبوب خلف اصغر راجہ گرد مار می شاہی  
محبوب نواز زونت باقی

قطعاں طبع ادا کٹر اکو بند پر دنا احسا یوسویم و می  
ہومیو (میڈلسٹ) ایم۔ بی ایم۔ سی ایم۔ پی ایچ بی کل  
دور صنعت عجیب عز

شیدم کما یک صدائے خرمین  
نذا داد از غیب تفسیر  
عیان کن ز نامش تو سال خرمین  
عجب صنعت ہست این ہم ہیں  
کہ حرفیت اول نامش ہمیں

قضا کر محبوب راجہ صد آہ  
بے ناو گارش خوش فکر سال  
کہ تو در بسمل خوب راجی مال  
کنم آشکارا ز نام نکو  
ز نامش تو یک حرف بر گیر میثم

جدا کن توفہ - ج از آخرش	پس آنرا بهم زن نتیجہ پہن
نمر سال ہجری ز احسان سر	زن آخرین را تو برا اولین
$90 + (5 + 3 = 15) = 105$ ہجری	
دیگر مصنف	
قضا کرد افسوس محبوب جاج بگو سال فضلی تو احسان حسین از اول تو گیری جو یک فم	ز احباب شد ج و د و آ ز غیب آید این و د و آ از آخر تو د و حرف ج و آ
ز نامش گرفته تو ایس سہ حروف مسل سہ "م" و "ج" و "ا" ۴۰ ۱۳	
دیگر اردو مصنف	
دکن میں تھے مشہور محبوب جاج	کوئی انکی تعریف لکھے گا کیا

<p>اور نہیں جسے دیکھا بہت خوش ہوا          لیاقت کا خوب نئی سیکھ چکا          فراست میں تھا رنگ انکا نیا          زمانت تھی اسی کہ ڈنکا بجا          انھیں چھ گہرے کیا کیا سے کیا          اوو دھران کا دشمن فلک بگیا          قضائے کیا ان کو سب جدا</p>	<p>گراں میں کہتا ہوں اتنا ضرور          ممانت میں تھے آپ اپنی نظیر          شجاعت میں کم کبھی نہ تھے          دیانت تھی اسی کہ بے مثل تھے          حقیقت میں وصف تھا اک گہر          ترقی ادھر ان کی ہونے لگی          جوانی کے عالم میں ٹوٹا پہاڑ</p>
---	--

ہوئی فکر تاج احسا کو جب  
 تو بس چھ گہرے کو اکٹھا کیا

۲۲۵ + ۲۲۵ + ۲۲۵ + ۲۲۵ + ۲۲۵ + ۲۲۵

۵۰ ۳۰

تاج اسحاق مصنفہ خیرائے شریک صبا الحسن داما و خور  
 راجہ گرد مارئی پرشاد محبوب نواز زونتی

کیا مومن تھی تم میرا دونوں نظر تھے محبوب تم دونوں تھے اور کیا تم ہر بات میں تمھارا متناظر ہے خیال سب لوگ چھوٹے تم سے تم بے چارے	یا نام کے سبب سے محبوب عالم میں تھا کیا اثر الہی اس پیار نام میں یا دلاتی ہے تمھاری ہر ایک کام میں پایا ہے تم نے آرام انبات ام میں
--	---

ایک دفعہ رہی احسن پتہ میں  
 محبوب بچ تم ہو بیگنہ و نام میں

۱۳ ۵۰

قطعاً سچ طبع اور عالیٰ جنس انوارِ بخت  
 امیرِ دنیا کی مروت و مغفور

رحلت محبوب کے اک شہرِ برپا کر دیا  
 ہر جگہ افکار ہے ہر آنکھ ہے غورِ آج  
 اٹھ آیا ایک اخترِ معراج فوت  
 اٹھ گئے بیوقت کیا محبوب بے ل محبوبِ راج



<p>تاج طبع و جناسی را پورن صاحب شیر و صلیع سینا پورا و ده - تلمذ جناب آئب لکهنوی</p>	<p>اپنے کیا غیر بھی - سن کے خبر بے سر من انتظار لکھو</p>
<p>تاج طبع و جناسی را پورن صاحب شیر و صلیع موتے محبوب را حق سے وصل لکھی بالانے یہ تیغ رخت</p>	<p>بڑے اوصا کے صاحب سخن تھے محرم خوبی اخلاق و گن تھے</p>
<p>تاج طبع و جناسی را پورن صاحب شیر و صلیع محمد عبدالغفریہ صاحب مرقوم برادر زادہ حضرت علیہ نوجوان زندانی سے عقیقتی شدروان بال محزون لبس تیغ فیضی زوئم</p>	<p>شاعر نامی می خوش وضع و نیکو رفقہ از دار فنا محبوب سبج اہل جود</p>

	ایضاً اَرُو		
<p>فلک تو نے یہ داغ کیسا دیا صد فسوس محبوبے کی قضا ۵۰ ۱۳</p>		<p>گئے اے دنیاے محبوبِ اج بشرِ سالِ اس سانچہ کا لکھو</p>	
<p>ایضاً دُرُ شَرِ صُنْعَتِ مِی لٰی مَعْنَوٰی عِیْسٰی تیرہ سو چالیس فصلی میں محبوبِ اج جلد فوت ہو گئے ۴۰ ۱۳ ف ۳۱ ۱۹ عیسوی</p>			
<p>شد خاک بہارِ نوجوانی صدوا افادہ گل از بادِ خزانِ صدوا ۴۰ ۱۳ ف</p>		<p>قطعِ نایبِ طبعِ آزادِ جنائشی را بیوقتِ اجل نصیبِ زبہان از روئے ہجرِ کنِ قم سالِ ہزار</p>	

قَطْعِ طَعْمِ اَوَائے پر تھی راحِ حُصّانی سے اُنکی پُکڑ رُغبتِ  
خلفِ اکبر سے یاد اور ایک نئے بانی سے راجہ گردا شہ پر محبوب و نواز و بابا

نادرجتوں کے زندہ نظیر تھے  
کی مینے غور تیرے نگلی زبان سے

سہتے ہیں ہم جلدی محبوبِ راحِ  
بیوقت موت آئی محبوبِ راحِ

۵۱ ھ ۱۳

قَطْعِ اَرْتِجَ افکارِ جنائے کھنولِ صانائے سُرزی یا  
نظامِ دس و کنِ جلدِ آشنائے ٹائیل یافتہ ہما منڈل (کبھ)  
و مالکِ مطہج بہارِ اودھ لکھنوائی محلہ

اے سپھریرہ کیساتھ تو نے کیا  
یہ سن اور یہ دن دکھلا خاں کو بھی  
پاک صورت نیک سیرِ خوشحیا و جو  
کیا گذرتی ہوگی اکی والد کی عارِ آہ

ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا دلِ عالم کا نہ ہوا  
اُن جو نامِ گلِ غش آتا ہے جب ہر جا  
دل کو کرتا تھا سحرِ اسکا لطفِ داغ  
خون کے آنسو بہاتا ہو گیا طلبِ مراد

<p>             راجہ کی جگہ جوڑی گئی تھی              صبر و نرسنگہ راجہ کو خداوند کریم              یہ خبر وحشت اتر جسے سنی آنسو بھر آ              انہی ہوئی آنکھیں جو کئی نہ خالت تھیں              آٹھ دن بیمار رہ کر سرگیاشی گئے              وائے قسمت مجھ کو بھی غیم بڑا تھا              واقعی اسکی مشیت کوئی جاڑہ نہیں              صبر مرحوم خوش وقارب کو خدا           </p>	<p>             ہو گیا ایک اصل ظلم و ستم میں مسکھنا              اٹھ گیا جسکا جوان بھائی وجہ تھا              غم میں ہوئے اپنے پرار و ویسج و زنا              ہوش جاتے ہیں سین جا بڑا حسرت              چار آہاں کیا باں دیا قصر مراد              گود کا کھیلدا جوان کر کے پو خیراد              اٹھ گئے دنیا سے لقمان فرید و وقبا              ایسے کاری رحم کو ہو گیا ہم مفاد           </p>
---	---

مصحح تاریخ نائب کتب بے سر ہو گئے  
 دانش و فیاضی و اخلاق و جو دو علم و دوا  
 سم ۸۸ ۱۹ بکرم

ایضاً

<p>             ہو گیا وہ ہونہا اقبال و بکنہ با              نائب محنت و لکھا مصحح انشا              قاتلوں سے قابلیت کا جوتیا تھا خراج              وائے دل خلد بریں حل سے محبوب راج              ۴۰ ۱۳ ف           </p>	<p>             ہو گیا وہ ہونہا اقبال و بکنہ با              نائب محنت و لکھا مصحح انشا           </p>
---	--

<p>ایضاً</p> <p>اس سائے کو سچے نیکوں کا دل بھر محبوبِ خلدِ شاہے ہائے ہائے</p> <p>۱۳۵۰</p>	<p>ہے ہے جو نامِ گِ قیامت کے نہیں بیاضِ حقہ رقم کیا تائبِ سالِ گِ</p>
---	---

<p>تالِ اصغر از قلمتِ مینا و الشعر کوئی بھونکے شامِ بہارِ مہمانِ مہمان سفرِ فراموشی یافتہ حضورِ نظامِ سادس کنِ حضرتِ غفران کا ان علیہ الرحمہ</p>	<p>ایڈیٹر اور بار لکھنؤ</p>
--	-----------------------------

<p>منہ فوقِ تولا صبح کا گریباں چہ شام ملک کن میں مالِ تم میں خاں و غلام حسرت سے اب تو انجی زبان ہے یہ کلام مشکل ہے اب تو صبرِ شفی کا انتظام کیونکہ قصہ عمرِ سپر کا ہوا تمام خیراں ہوں میں میرے تہا آیا کیونکہ</p>	<p>افسوسِ بچ و ماتم و غم کا ہی پیغام محبوبِ راج راج کی حرکت سے گئے گئے بھائی بیٹے جو راجہ بزرگ راج قوت جو میرا بڑی تھا اسے چھوڑنا بیوہ جو ماہِ رونی ہے ہر کہہ پو بیکار بھرِ محنت جگر میں چ زندگی</p>
---	--

<p>باقی کا نام زندہ و باقی جو رہ گیا پہلے تو سب حالت باقی کا رخ تھا نرسنگھ راج راجہ و اجے صبرا پر مردہ نہ کیوں تمنا زار کا اس شکار کی لکھوں میں تلخ کسر</p>	<p>نور نظر بھی ان کا گیا سو سرگدھام اب تک چھوٹے لڑکے کا صد لاکھام ماں کو سنبھالیں کام بھی کھین اکام لوٹا اگلے ماں جو میوہ بھی صخام بحری سال بحر رہے گایہ غم دم</p>
<p>تیاخ لکھدے تو بھی تمنا بطلان تجوسو راج راجہ کی ہے فرقت اب ام</p>	<p>۱۳ ۵۰</p>
<p>نالاہیج طبع اذغالینا موئی ہر اودہ تر مرز بہا صاع و صا چکر لکھنوی کیوں نہ شکر خیرہ ہر شرمینو لکھدیا کلک چکر نے مہ سالانی</p>	<p>۱۳ ۵۰</p>

تاج طبر و انجمن جلیل القدر حضرت نواب جلیل القدر سلطان

<p>نہ از حیف محبوب جی نہ ہے وہ نو نہال تھے گلزار راجہ باقی کے وہ بادہ سخن جانفزا کے متوالے سخن شناس تھے خوش فکر تھے سخنور بھی وہ انہی صورت نیک شہسوار سیر مجنوں وہ فانی تھے اجا کے فدائی تھے ستم ہے آئی قصاعین جوانی میں علیچہ ہو گئے اس سانچے سے صدا پارہ</p>	<p>وہ قصر خلق کے رواج بھی نہ ہے وہ میسار تھے افسانہ قاری تھے مزن بہار معانی کے لونیے والے ریاض لطف و مروت کے وہ گل بھی وہ انکا حسن کلمہ وہ صحبت مرغ دیر گمانہ دریا آسانی تھے کچھ اور دن نہ رہا دار فانی میں مگر مشیت و حکم خدا میں کیا چارہ</p>
--	---

جلیل کی ہے یہ تاریخ ناوک تبار  
کہ آج دل غم محبوب ہو اور حسین

قَطْعِ طَبْعِ زَادِ رَایِ مَرْجِ حَسْبِ رَاہِی خَلْقِ شَرِّ لَاحِقِ

بِسْمِ رَاہِ بَاقِی مَرْحُومِ

اور یکسوئے سرِ روہِ چتر آہ تھے  
محبوبِ راج ماموںِ حکمتِ پناہ تھے  
۴۰ ۱۳ ف

تھے صاحبِ فضیلت اور صاحبِ مہم  
حکمرنے فلج کی تاریخِ یوں

اشکِ غم

از جنابِ کیم جگتا تھہرنا و صاحبِ جہنمت پر و پراٹھ و کینچ

آہ لے جا شرافت آہ لے محبوبِ راج  
خونِ کالِ کھنکھناتے گی بے ہنگام  
موت کی خوشی میں سو جانا ترا  
وہ تر از وخیل وہ اچھوتی بندین

ملک و ملت کو ترے دم کی پہنچی جینا  
اس حوالے میں دنیا سے کر جانا نافر  
واسطے اجاب ہے باعثِ حزن کا  
گو بخشی ہیں جہک کس کس سے نہیں



<p>منع اوصاف تو پیکرِ احلاق تھا          کر دیا جس کو مجلی اور فیضِ شان نے          تو کیا یک سطح ہو جائیگا ہم سے</p>	<p>تیرے پہلو میں نہاں تھا اک خزانہِ درو کا          تیرے لئے آئینہ میری ہر نایاب تھی          کس نے دیکھا تھا نوشتہِ خاتمِ تقدیر کا</p>
	<p>دیکھ حشمتِ مرگ بے ہنگامِ عبرتِ خیز          کس قدر دنیا کا ہر ذرہ فنا بخیز ہے</p>
<p>قطعاً ایسے طبعِ اجنبی کے ہیں جن کا          صاحبِ اختیارِ مہربانی مصنفِ انوار          و مکاتباتِ عشقِ غیر          قطعاً ہے</p>	
<p>دنیا سے اپنے گھر کے محبوبِ راج          افسوسِ حلت کر کے محبوبِ راج</p>	<p>با و خزانِ گل ہوئی شمعِ حیا          خوشتر لکھا کر کے خمِ یوں تو ناب</p>
<p>۱۳ ۵۰</p> <p>وَلَدُ بَصِغَتِ صَبْرٍ</p>	

<p>مرگ محبوب راج نے اس سال تو ہے اور نوجوان مرے راجہ سرنگراج ہیں مدیت آہ فصل بہار میں تو نے میں سی ٹیس ہے کلیجہ میں آہ سر عالم جوانی میں موت "اور وہ بھی۔ نوجوان کی موت سال حلت جوان کا ہاتھ نے</p>	<p>کوہ غم قلب پر گرایا ہے اے فلک کب یہ تجھ کو زینا ہے قہر تازہ جو تیرا ٹوٹا ہے رنگِ دوخِ خزان کھایا ہے دردِ سادہ و دل میں اٹھتا ہے بھائی نے داغِ غم دکھایا ہے جتنا غم بول ہی تھوڑا ہے نفس سرِ ادب کے پوچھا ہے</p>
---	---

فلک نے پانچ بار اے خوشتر  
آہ محبوب راج - لکھا ہے

۸ ۶ ۲ × ۵ = ۳۲۰ ا ف

۳۲۰ الف

قطعاً سچ طبع شایر اور نوجوانی حمت حبیب اللہ صاحب

چاہتوں کو چاہنے کی عادت بھگوان مہرِ نام کی محبوب گریبانِ فضل	اور قریب چاہتوں کی راہ بھگوان جلد سے میں فہم کو چاہ بھگوان
۱۸۵۳ سینے	۱۸۵۳ بجری

قطعاتِ سخن طبعِ آدھاموی حسین صانعِ وحی حیدر آدمی ملازمِ  
(نظامتِ پیرِ کارخانہ)

اے محبوبِ راجہ تھا مطلوبِ راجہ کہا کلکِ وحی نے یہ لُحلت	اے تیری ہر اک تھی مغربِ راجہ کہ دل پہ ہوا داغِ محبوبِ راجہ
۱۸۵۳	۱۸۵۳

یا دمرم  
از جنابِ راتری راجہ سیکندہ فریقِ اسودنت بنہ ماد راجہ دیا  
محبوبِ زونت باقی

<p>             یک بیک فسوس کسی گھر آفت آگئی              خود گئے کیا آرزو میں نکروں کی لگئے              اٹھ گئے محبوب دار فاسے صدیہ              ایسے اچھے بھائی تھی یہ یوں لاجوا           </p>	<p>             قوم پر کیا یاس و حسرت کی گھاٹ بھاگئی              کیا کہیں ہم گھر کی رونق کیا رہی کیا گئی              موت کو بھی نئی صورت اور سر بھاگئی              دیکھتے ہی دیکھتے کسی نظریوں تھکا گئی           </p>
--	---

اے اب بڑکٹ گئی نخل تنہا کی سرفیق  
 جو کلی حسرت کی کھلنی تھی وہی بھاگئی

نایح نہر جناب کے رکھو مذبح صابریہ و خلیفہ کشت لال حسرت

رائے محبوب راجہ رحلت کرد

۴۰ ف ۱۳

قطعاً صحیح طبعاً و جناباً و جوالا و شراً و ضاراً و شراً  
 لکھنوی شاعر و جناباً و لکھنوی

<p>واقعہ سنا کر کاعظم کہا جاتا ہوں منہ سے بلبل کے سنایہ نوحہ یا کج مرگ</p>	<p>حیدر آباد کن بھر میں یا تم ہے آج چلے گئے بلکینہ ڈلو تھوڑے کر مجھ کو سچ</p>
۴۰ ف ۱۳	

<p>کہہ رہا تھا فتنے یہ تیاغ صوری مہنوی عمر کی کچھ خبریں تھے ہوں بوڑھا جوان کیا خطا تھیرتی تھی کوہ تدبیر کوں جس دم سینہ میں بلغم قبضہ مٹھو صفحہ کل وید حکما ڈاکٹر سب اپنی اپنی کر چکے اسٹھ دن بیمار ہو کر دماغ دل پر دیکھے بٹیا گئے بھائی گئے بابا کہتے میں سب شان شوکت لیکے بیاباں کو کر گئے صبر و پند لگاں کو رحم فرمائے کریم</p>	<p>قطعہ ناسخ طبع فرد جنا صاحب صاحب حیدر آبادی واقعات موت کہہ دے فتنہ ہر محل طے مسافت کرتے ہیں ملک عدم کی فصل اپنا فعل انسا ہے دشمن سے یہ انجام مل جمع ساما ہو گیا تھا موکا بسراج نعل اتھ ملکہ کہہ دیا افسوس میں مرض حل یک بیگ جمع کیا جا چکے سے ہو کر فصل سینہ کو بی کرتے میں تم کا یہ حیل سو گئے مر گئے ہیں جا کر چھو اداں جزیرے کر رہا ہوں آخری شکل حل</p>
--	--

لاکھ ٹالے کپے جو کچھ بدلتا ہوا	اور ہدایتانے لکھا قسمت یہ وزان
چوتھی آہاں خستہ قہر خاں محبوب میں ایک ہزار و تیس چالیس فیصلی ہر اہل	۴۰ ف ۱۳
<p>قَطْعِ اَنَارِ سَخِ طَبْعِ اَدِجَا رَا نِہِجِ صَا سَا خَلِیْقِ اَکِیْرِ نِگَرِ رَا جِ دِہِیَا نِہِیْرَ رَا جِہِ گِرْدِ صَا رِیْ رِشَا دِ مَحْبُوبِ اَزِ وِنتِ تَا قِیْ مَرْحُومِ</p>	
چچا چھوڑ کر سب لڑ ہی ہوئے یہ تانچہ قتل کی ہے واقعی	گئی گھر کی رونق گیا گھر کا تاج سجھن سنج بھیتا تھے محبوب ج
<p>قَطْعِ اَنَارِ سَخِ طَبْعِ اَدِجَا لُؤْمِیْ عَلِیْ مَحْمُودِ صَا سَا خَلِیْقِ اَکِیْرِ نِگَرِ رَا جِ دِہِیَا حَیَا دُکُنِ مِیْنِ کِیَا مِتِ گِیْ بَا دِلِ رَا رَا سَا کَا سَا لِ مَرِگِ لَکھِ دُفِیْنِ</p>	

# قطعیہ

فصل دوم بطور افغانی علی القاریہ راجہ راجا بابر شاہ و دیگر بزرگانی  
جی سی آئی بای پیشکار و صدر عظمیٰ بابر حکومت سرکار عالی المتخلص

شاہ دوم اقبالہ

<p>دیا چاہئے والوں کو غم ہلاکا ہے آٹھ دن صبر افسوس بیمار کہ کہتے ہیں عالی یہ فرزند باقی اچانک ہے ایسی خبر مجھ کو پہنچی ہو اغم کہ مہر سار گہیا میں تمہاری جوانی تمہاری محبت ظرافت تھی دل میں زندہ دلی تھی جو غم بھائی بچوں کو ماں کو ہوا عرض تم میں راجہ بہت خوبیا تھیں</p>	<p>جوانی میں موت آئی محبوب راجہ تویرن خبر پہنچی مجھ کو دل افکار کہ محبوب راجہ نے اس دم قضا کی کہو کیا جو حالت ہوئی سرور کی بہے اشک آنکھوں نے رچیا میں تمہارا وہ خلق و علمی لیاقت ہمیشہ لبو پر تمہارے ہنسی تھی ستم بیوہ بوی کا اس سوا ہی تھے محبوب بن تم میں محبوبیا تھیں</p>
--	--

دل کو لہجہ ناتھیں یاد تھا خوب	حقیقت میں سب کے دلوں کے نیچے ہو
ہوئی فکر مجھ کو کہ تیاخ لکھوں	تھا منموم میرا بہت قلبِ محزون

تو اس وقت لے سما وفاق یہ بولا  
دیا اپنے داغ محبوبِ راجہ

۵۰ ۱۳

قصاصِ طغیر او جفا منشی کے انبیکا پر شا صاحب شمس  
خلفِ یوان کے راز میں لال مر حوم لہذا جناب لکھنوی

اس شب کو سن کے رخصت ہو گئے ہوش و حواس  
گر پڑے آنسو نظر آنے لگا عالمِ سیاہ  
شمس از روئے اجل تم لکھو تیاخ و قات  
رفتہ از دار الفنا محبوبِ راجہ آہ آہ  
۴۰ ف ۱۳



تَعْلَمُ نَبْتَ سِرِّ رَاكِبِ يَالِ كُنْ حُبِّ صَافِي شَفِيقِ رَاكِبِ دُمِ مَدِينِ  
 قَطْعَةُ مُصَنَّفِ خَبَائِطِ كَا سِتْھِ پَاٹھِ شَاہِ سُنِّیِ عِلْمِ حَیْدِ بَا دُورِ

جوانی میں داغ جدائی دیا برادرِ پسر خویش سب چھوڑ کر یہاں سے روانہ ہو غیرِ وقت شفیق و رفیق واعز اس بھی ستم ہے ستم گو جوانی کی تم ضائع الہی میں چارہ ہے کیا	ہوا کس لئے اتنا برہم مزاج روانہ ہوئے سوئے فردوسِ آج نکالا کہاں کا یہ اُلٹا رواج ترستے ہیں صورت کو جو بوجِ راج مشیت یہی تھی تو پھر کیا علاج پس دل ہے اب صبر کی احتیاج
---	---

فریضہ بھی ہمارا شفیق  
 کریں مغفرت کی دعا حق سے آج

آج طبعِ دلِ جنابِ لکھنؤ پر شاہِ صاحبِ سنیہ لکھنوی  
 خلفِ رائے نوبتِ راجِ صاحبِ مہسارین محلہ یازار کہا حالِ اوارہ دہلی

### دیباچہ فارسی

چوں پیر مغربانی جنت مکان	شد ز جہاں چار سو یافتہ عہد رواج
تھکا کرین فرسدا زینے تاج	گفت ز آفاق فت راجہ محبوب راج
	۳۰ ف ۱۳

### ایضاً فارسی

ز جہاں چونا گماشتہ پستیا	ز وفور و درویش سرنگ خشت رفتہ
پے سال تقاشن نوشتہ صد روز	محبوب راجہ لبو بہشت رفتہ
	۳۱ ۶ ۱۹

قطبہ رخ طغرا و جنات گزین در این صحن عجا

دھاکر رشاد صاحب نظم مرحوم

اس گئے گزرے زمان میں فلک	اک غنیمت تھا دم محبوب راج
تو نے ایام بہاری میں مگر	ہم کو دکھلایا غم محبوب راج
کیوں نہ ہو اپنے لئے نازندگی	روح فرسا ماتم محبوب راج

کسطح یہ خامہ عاجز کئے	آہ اظہار غم محبوب راج
از سہ حیف انجی تاریخ وفات	
لکھ دیا۔ ہے غم محبوب راج	
۴۰ ف ۱۳	

قطعاں چھوٹے طبع اور نیاز ہمارا کج نہ کہہ راج بھاء کجا

از برادر جدا شدم صغیف	رفت برجامن ستم بے حد
آتش چوں قضا بے رنگام	من کشیدم غم و الم بے حد
آں مرا بود قوت بازو	مضطر از مرگ او شدم بید
در محبت نہ داشت مثل و نظیر	با وفا صاحب کرم بے حد
حق تعالیٰ درین جہاں کس را	ندیدم چنین الم بے حد
از فراق خیر رفیق غم نرزد	اضطر است دم ابد بے حد
گفتہ تاریخ باقی اے عالمی	راجہ محبوب دغم بے حد
۴۰ ف ۱۳	

# قسطہ صبح ارک و مصنفہ

<p>قضا نے کیا تم کو اپنا نشانا گدا اور سلطان کے جڑ گریز نہ تھا وہ تم کی کہ آجائے موت نہ حسرت نہ ارمان کی دکان</p>	<p>جہاں میں بننے نہ تم بے جنوں اسی پر ہے نقش کف یا محبوب قضا الیکسی مجھ کو اسے محبوب ابھی تو سفر کی نہ تھی بے محبوب</p>
---	---

یہ حسرت بھری نگلی تاج عالی  
تمنا نہ نگلی تری لئے محبوب

۴۰ ف ۱۳

## دیگر قسطہ تاج مصنفہ

<p>محبوب تاج میر سار رفیق بھائی نور میں ہے بہترین سرسبز بکری معلوم تھا نہ ہم کو وقت ایسا پہلا</p>	<p>گھر بھر کی روشنی تھے تم تھا اجلا محفل میں شمع جیسے گلشن جسے لا لا بیوت موت سے یوہی تر پڑ گیا لا</p>
---	--

یوں کے دم نہ بھی کی بند تم نے موجود لیکن کوئی نہ کام آ یا مرنے سے یہ بڑھاں دوست ہو گئے	کیا نہ تھا مرض میں با دہ گیا تھا کا قائم رہا نہ کوئی دم نہ بھڑوا نئے کو مرتے میں مرنا ہے یہ نرالا
--	---

رو رو کے میں عالی تاریخ یہ کافی  
محبوبے کیسا بے موت مار ڈالا

۱۳ ۵۰

تاریخ طبعی عزت جابا بھیر و پر شاد صفا قدس مدرو  
کنٹر علاقہ سرکار غالی

یہ دل بتیاب کیوں ہے درد کیوں رہ کے اٹھتا ہے  
یہ کس کی یاد آئی۔ کس کے غم میں چشم پر نم ہے

درد دیوار پر یہ کس حسرت بستی ہے  
یہ سب مسموم کیوں ہیں کس کا کس کا نام ہے

وہ نور خاذاں محبوب باجہ نام ہے جن کا  
 انھیں کی موت حسرت ناک ہر اور با غم ہے  
 وہ شاعر تھے وہ لائق تھے وہ تھے خیر محرم بھی  
 وہ تھے محبوب ہر دم سبکے۔ انھیں کا ذکر ہر دم ہے  
 غضبے ماں پہ ٹوٹا۔ بھائی غم سے سینہ بریا ہیں  
 عزیزوں میں جسے دیکھو بنا تصویر مائتم ہے  
 غضب کا سین ہے۔ معصوم بچے چھوٹے چھوٹے  
 خدا ہی صبر سے ان سب کو وہ راجم ہے ارجم ہے  
 یہ میں کیا لکھ رہا ہوں خوابے یا واقعہ سچا  
 جنوں ہے، جنط ہے، تاج ہے، یا نوٹہ غم ہے  
 مذائے غیب قابل صبر کا دل چیر کر آئی  
 سن رخت یہی لکھہ دو۔ غم محبوب ہر دم ہے  
 ۱۳۵۲-۲=۱۳

تیا سچ طبع اذ جناب گریہ ساز صاحب حکیمہ نظم معین  
مبارک

ظلم و ستم کیا ہو کیا تیرا مجھ سے ہے  
وہ کوئی سی ہے تیری شاکی نہ جی تیری  
سارا نظام سہی گردش میں اتن ہے  
بھیا نہیں سچ کچھ کو کیمانی دو لو کی  
باقی کے دو فرزند کلیکے رام پین  
ایک جان اور دو قالب دو یہ براور  
محبوب چھو بھائی تھے اسم باسم  
ان کو جدا کیا تو افسوس افسوس  
بوڑا جوان بچہ بیگانہ اور یگانہ  
بے دخل کو تیری قدرت پہنچ مالک  
مرحوم روح کو تو آئندے خدا  
انسانی زندگی کا مقصد ایوں

دھماکا تو نے عمر کا اگلا سیر پر  
اس وجہ ملک کیا تیرے چھ  
ارض و خور و قمر تک بھیا رہی حکم  
خلقت ہوئی تیری کیا اسلئے مگر  
بر سنگراج اکبر محبوب آج صخر  
افسوس ہے جواری بھائی نہ تجھ کو آخر  
اخلا کے تھے تیرے سین باں خور  
بھائے خاندان سے تیرے سے آخر  
جنا کا واقعہ ہر ایک ہے متاثر  
یہ امر مسلم کرتا ہے سب بہتر  
پس ماند گوں انہی اور صبر بھی عطا  
محبوب اور باقی والوں بالآخر

قطعہ تاج طبع لکھ لے اگر دھڑا جہاں اکبر لے راج بیکینہ شہا

والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا آگیا غم کے تالوم میں میضغِ بین	دل ہے پارہ پارہ عجز اور سینہ چاچا ناخدا کے کشمکش سے اسودہ محبوب پاک
---	--

سم ۸۸ ۱۹

قطعہ تاج طبع لکھ لے جہاں لوموی بوالا ستر خاچہ جہاں خیر صاحب  
آغا بوالا علما میسر شایا سخن

کب سے سچی ایک حالت پر ہوا باغ و شا دمانی ہو کہیں اور ہے کہیں رنج و غم نوجوا ہو یا بوجہ یا بوجہ نہ تو آج تخت و تاج کے مالک میں کچھ نہیں کس سے درد آینا کہیں سے کہیں تیا الم میں سے نالہ دل ہے و با اینہم	آج کچھ کچھ کل تیج کل اور ہر آج ہے یہی قانون دنیا ہے یہی رسم و رواج سکھ کا رہتا لیکن ایک خیالت فرخ اور تخت و تاج کے مالک نے تخت و تاج کس سے مال اپنا کہیں کس سے کہیں آج کہہ حالات و فات راجہ محبوب لاج
--	--



<p>             ہو گئے ہماروہ کچھ ایسے منستے بولتے              جو دوا تھی بے شفا تھی جو دوا تھی بے اثر              کیونکہ نہ تو فکر نہ کیا کیوں ہوئی فکر و درد              چارہ سازی میں مصروف تھی کیا ہوا              ہائے ہونا تھا جو قسمت تیری ہو کر رہا              نوجوان کا کریم تم کہ روئیں خلق کو              داغ دین بر دیگیا ہر کہ خلق و جملہ کا              نام تجھ سے آج روشن ضمیر باقی کا تھا              ہائے تیرے ذکر سے اتنا حال کیا ہو کہ لطف              نام کل تک تھا جو زینت اوراقِ حیا              تا بکھرے خال و الم کہد سے فیض علیٰ جمید           </p>	<p>             دیکھتے ہی دیکھتے بس اس کچھ بکرانہ              درد جو تھا لا دوا تھا جو مرض تھا علاج              بی کو بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی              بھا کو بھا کی بھا بھا کو بھا کی بھا              بھا کو بھا کی بھا بھا کو بھا کی بھا              چھو کر آرام و راحت کو کربم کج              ٹوٹا بی بی کا جو بازو گیا رانی کا باج              اے حل تو ہی بنا ہوا کوئی تدبیر              تیرا کیا کہنا ہے بیکنہ طہاشی خوشخبر              تو بھی تھا نرم از کا جھگڑا نا اکیلا              آج میرا نام ہو ہوا ہر دل کو اختلا              آج فرخنگاں خاک میں سے اندلج              شاعر کو کب کدوہ و نوجو محبوب باج           </p> <p>۴۰ ف ۱۳</p>
--	---

قطعہ ۱۱۱  
 موعود علیٰ صبا بی بی

<p>حسرت سے آسان نہ کیجھتا ہوں کیا کھینچتا ہوں بارالم جبکہ بزم میں ۷۱</p>	<p>اک دلشیر کو خاک نشین کھتا ہوں محبوب یا جیجھکوں ہنرین کھتا ہوں ۱۳۴۰ ف = ۷۱ - ۱۴۱۱</p>
--	---

<p>تلاشِ طبعِ خدایہ خبابِ سدا شہرِ صاحبِ مضطرب ۱۳۴۰ ف = ۷۱ - ۱۴۱۱</p>	<p>تلاشِ طبعِ خدایہ خبابِ سدا شہرِ صاحبِ مضطرب ۱۳۴۰ ف = ۷۱ - ۱۴۱۱</p>
---	---

<p>تلاشِ طبعِ خدایہ خبابِ سدا شہرِ صاحبِ مضطرب ۱۳۴۰ ف = ۷۱ - ۱۴۱۱</p>	<p>تلاشِ طبعِ خدایہ خبابِ سدا شہرِ صاحبِ مضطرب ۱۳۴۰ ف = ۷۱ - ۱۴۱۱</p>
---	---

<p>انچے دگر روشنی تھی عالم انعام میں نوجوانی میں سہ سار دھندلے دنیا وہ آپ کی اولاد یار بے تیر میں پھلے فکر گرتا یخ کی لاقی منظر ہے یہ لکھ</p>	<p>نیر بوج شرفت بزم فتنے سراج دل بکریے رنگے اچھا انچے مانج اور کیا سے کرے ایک ہر انیا کام کاج صبا اخلاقیاتوں جل سے محبوب راج</p>
<p>مغفور نبی راجہ باقی کے پور صغر لکھ یہ امنور یخ سال فضلی</p>	<p>۴۰ ف ۱۳ افق تاریخ طبع جابر السیشور شاہ امنور سید خف وار کا مرحوم ساکن بستی شہر لکھنؤ خاں شہزادہ دلی دنیا میں جسے کل تک دنیا آج اٹھے دار الفنائے اجمہور راج اٹھے</p>
<p>حسنی الحسینی کلاہ پوش زریں آبادی</p>	<p>۴۰ ف ۱۳ افق تاریخ طبع جابر السیشور شاہ امنور سید خف وار کا مرحوم ساکن بستی شہر لکھنؤ خاں شہزادہ دلی دنیا میں جسے کل تک دنیا آج اٹھے دار الفنائے اجمہور راج اٹھے</p>

کہہ ہے میں حاضری و ادب کیا آج  
 بہار افسوس افسوس کا یہ حال  
 گم چاند ہو گیا پسند گوئے کل آج  
 مریک پہنچی کہ تھے تو یہ جوں محبوب آج

۱۳ ۵۰

### شعر تاریخی

ہو رہا غریب و غم دلہن خلیج  
 دیکھتے ہی دیکھتے دم گین محبوب آج

۱۳ ۵۰

تاریخ شریک ہندراج صاحب آبادی خلف اصغر لالہ  
 آہ محبوب جہ نے داغ دیا

۱۳ ۵۰

قطعا سچ از تاریخ فکر جاپندت  
 شیشو برائے صاحب کوثر لعل نصرت

اے فلک! تو نے یہ کی ہر کس طرح ہم سے وفا  
 کر دیا محبوب کو کیوں دانا ہم سے جدا

صفحہ ہستی ظالم! کیا وہ تھے حرفِ غلط؟  
 یوں مٹانے سے بھلا اب تجھ کو کیا حاصل ہوا  
 معدنِ لطف وفاقِ مصدا و صاف تھے  
 لائے قسمت آج اُنکے غم میں ہے آہ و ہیکا  
 کیا بگاڑا تھا تیرا لے گردشِ دورانِ حسیخ  
 ہم سے ظالم! تو نے بدلانے کس دن کا لیا  
 دیکھتے ہی رہ گئے اُسب کا! اوہ روشن چراغ  
 کیا ستم ہے لے خدا! بادِ فنا سے بجھ گیا  
 دوپہر تھی دن کی جب چھوڑا سترِ دہر کو  
 روز تھا گروار کا، اور ماہ تھا بھادون کا  
 شک جو نکلا فکرِ نصرت سے کہوں تاریخ میں  
 تھا تو راجہ بھی ولے ہراک کا بس محبوب تھا  
 ۵۳ شے ۱۸

<p>از فکر عالی بختا معنی آفا مونا موی علی حیدر رضا نواب حیدر یار جنگی در طباطبائی المتخلص نظم</p>	<p>کیا ہو گئے ہائے راجہ محبوب کیونکر غم جاں گسل نہ ہو نظم</p>	<p>مضطرب فراق میں یوں تیر شاگرد عزیز تھے وہ میرے</p>
<p>طبع عالی ابوالعالی بختا موی صی محمد رضا وصی دار علی ہر ایک محو نالہ آہ و فغان آج محبوب آج کا مرے بکینہ میں راج</p>	<p>مرگ شباب آقا تھے گزین شاہان فانی سے فصلی گھنٹے</p>	<p>۲۰ ف ۱۳</p>
<p>طبع عالی جناب صاحب آباؤ تلمیذ حضرت راجہ فتح محمد کیا ریاض زندگی میں گئی باد خزاں ہر طرف آثار یوسفی بھائی ہوئے</p>	<p>نغمہ سنجان چمن میں آج ہر خوش چھوڑ چکا ہو غنیمت میں گئی ہوئے</p>	

<p>آج کس کے سوگ میں چشمِ راز کیوں نہ تو تارکِ نظر تو زلفِ آسمان چرخِ بخت و شمعِ دنج تھے گیارہ بجے فکر و نیا سے کوئی بے فکر ہو گیا نہیں یہ صبا جبرِ آد کو رہ جب توشیر ہے نام لاؤقِ فنا تو کی وجہ علم و مہر قوتِ بازو تھے یہ رنگہ راجہ نصیب سلسلہِ محرم کا ملتا ہے راجہ رام سے سارِ حالت لکھتے ہرگز کیوں آشفتمند</p>	<p>کسی خاطر گوشہ پہلو میں آنحضرت ہو گیا خورشیدِ پناہ آنحضرت کیا بیچِ آسمانی میں محبوبِ بخت ہو رات کا جاگا ہوا دل چاہی تو سوتا اور چھ دفتر رکھے بھگوانِ شاد کام بہی راجہ باقی محرم کے چھو بسیر رہتے تھے یہ دیوارِ آں جگہ نشین کسے نانی ہے بجا اگر شریام سے نوجوانِ آخِ حسین محسنِ مضر محبوبِ راج</p>
--	---

۱۳ ۵۰

اظہارِ محرم

مہرِ محرمِ صابزِ ماجرا کی شوگی

<p>کیا سببِ آج اے دلِ ناکام</p>	<p>سو گوارا اہلِ جاترا ہیں نام</p>
---------------------------------	------------------------------------

آمرے عکس سامنے آ  
 کس سے پوچھوں صلاح تو ہی تبا  
 راز یہ کان دھر کے سن لینا  
 ایک گنجینہ تھا کہ تھا معمور  
 اک چمن تھا ہر ابھرا گویا  
 باغبان بنائے گلستانہ  
 آخر کار وقت آ ہی گیا  
 غالباً آپ نے نہیں سمجھا  
 نارغم مشعل ہے قہر میں  
 ہائے لے گردن مانہ ہائے  
 کام بگڑا ہوا سنوارے کون  
 بیسی کی زبان چال ہوں ب  
 صدے کب تک سہا کرے کوئی  
 ابھی دنیا میں کام باقی تھے

تجھ سے ہے ایک مشورہ لینا  
 کون سے خیال تیرے سوا  
 عکس گلشن سے پھول چن لینا  
 پر فضا پر تجلی و پر نور  
 نہ خزاں کا تھا جسکو ہاتھ لگا  
 کر دیا مثل راز سر بستہ  
 فلک فتنہ گر نہ دیکھ سکا  
 سوچتے تو سمجھ میں آ جاتا  
 نہیں محبوب راج محفل میں  
 کون کب تک کہے فسانہ ہائے  
 جانے والے کو اب لکار کون  
 ہمہ تن صورت ملائی ہوں اب  
 ہاتھ کب تک ملا کرے کوئی  
 سینکڑوں نظام باقی تھے



<p>زندگی ہو کے اڑ گیا بالکل شاعر بے مثال کیا کہن دل ہی جکا مزا اٹھاتا تھا خلق ایسا کہ خلق سے تھا ملاپ وہ بھی کیا وقت کیا زمانہ تھا ہر طرح کا علاج تھا جاری جان لینے کی تھی یہ بیماری ایسور سے دعا ہے صبح و شام ہو نصیب آکھو جو ہو مرغوب</p>	<p>ابن گلہ تہ ہے نہ کوئی گل میرے ناز خیال کیا کہنا شورِ تحسین لبوں تکلاتا تھا بھائی رنگہ راج کے تھے آپ کس کی معلوم کیا فسانہ تھا تھی مگر اور مرضی باری زندگی جس سے ہو گئی بھاری رشتہ دار و کوشاقتی ہو دام شاہد بکینچہ میں ہیں محبوب</p>
---	---

(یہ تواریخ دیکھو مولوی کی وجہ جدیت ہوئی)

<p>قائد اعظم بامروت قدروا عالی نسب الہم مصرعہ تاج یونہم نے فصاحت کی</p>	<p>حب مستخلص بیگم رخ دیکر غنیمت و غم کو دنیا آج ہو سننا ہے بکینچہ میں بکاج</p>
---	--

# قَطْعِ تَاغِ اَيْضًا

دوست اقرار تلم مضطر الحال  
مصحح تاریخ یہ آہ جو نکلے کہا

اکتے میں محبوب راج چھٹے ہم سے  
وہ جو یکنیتہ بائیں چھوڑ دیا کالج

۱۳۵۰ = ۶ - ۵۹ = ۱۳

## مے بھائی

کیا بھائی اور پیارا بھائی یہ جدا جدا الفاظ ہیں نہیں نہیں۔ لفظ بھائی سب سے  
اور وہی محبوب ہے۔ کیا یہ وہی نام ہے جو برسوں تک زبان سے نکل کر میرے  
کانوں میں گونجتا رہا۔ کیا یہ وہی لفظ ہے جو سالہا سال تک کانوں ہی نے  
نہیں سنا بلکہ آنکھوں نے بھی اس محبوب صورت کو دیکھا کیا۔ گریٹے  
اس پیاری و مقبول صورت کو دل بھر کر نہ دیکھا نہ کہی دیکھ کر یہ سمجھا کہ وہ اس قدر  
جلد دیکھتے دیکھتے نظروں سے اوجھل ہو جائیگا ع کو گل سیرنیدیم و بہار آخر  
لفظ محبوب کتنا پیارا ہے اس میں کیا شان محبوبیت ہے۔ ایسے بھائی اور  
محبوب بھائی کی ہر بات ہر فعل دلوں کو بھاتا ہے۔ اُسے ایسا بھائی اب بھی ہیں

دنیا میں موجود ہو گا جو میرے بچھڑے ہوئے بھائی کی یاد دلائے۔ اور اس کے  
 ہمیشہ بہانے نظر اور بے بدل اوصاف سے بھائی بننے کا مستحق کہلائے  
 بھائی محبوب راجہ تم کہاں گئے۔ کیا واقعی تم حاضری طور پر گئے ہو یا مدنی  
 مفارقت کا داغ دیکھئے۔ میرا دل نہیں مانتا کہ تم نے مدامی داغ دیا ہو  
 تمہاری محبت میں کہاں تک صداقت تھی یہیں زبان سے کہنا یا قلم سے  
 لکھنا نہیں چاہتا۔ میرا دل جانتا ہے اور دین دایاں۔ واقعی تم برابر  
 عزیز از جان تھے ایسے برادر حقیقی نہ تھے جسکی شان میں بدست بھائی  
 ”شمن حقیقی“ کے حقیقی لقب سے لقب کیا کرتے ہیں تم محبت کی اہلی اور  
 بولتی تصویر تھے جسکی تصویر سے قلب کی حالت بدل جاتی ہے۔ تم میرے  
 حکم و اشارہ کو اپنی تقدیر سمجھتے تھے۔ تم نے عمر بھر میں کبھی میری کسی بات  
 کو نہ ٹالا۔ کبھی مجھ سے ایک لمحہ کے لئے بھی ناخوش ہوئے۔ تمہاری سچی  
 برادرانہ محبت اب کہاں دیکھوں۔ کون دکھائیگا۔ کس جگہ جاؤں اور  
 دہونڈوں۔ کون سنائے گا۔ دل سوتا ہے۔ کلیجہ پاش پاش ہوتا ہے  
 جب تمہاری یاد آتی ہے۔ میں بے تاب ہوں اور بے اختیار ہر گریہ پھیرا لپٹا

اور گھنٹوں روتا رہتا ہوں جب تمہاری محبوب صورت خیالی  
 فطروں کے سامنے پھرنے لگتی ہے۔ ”بھائی بنا گھر سونا ہے“  
 ہائے بھائی! اچھے بھائی! پریمی بھائی! کیا اسی دن کے لئے محبت کی تھی کیا  
 محبت کا یہی انجام ہونا تھا کہ دم کے دم میں تم مجھے بچھڑ جاؤ۔ کیا محبت  
 ایسی بُری بلا ہے کہ ہر اس کا گاہک ٹرپ ٹرپ کر جان دے۔ کیا اسی  
 لذت پر عاشقانِ خدا قربان ہوتے ہیں۔ کیا یہی وہ منزل ہے جو جان  
 کی بھینٹ لیکر اپنا ریدار اور قرب میسر کراتی ہے۔ کیا اسی کا نام عشق ہے  
 اور محبت ہے۔ محبت و عشق حقیقی سہی متحکم سہی مگر جب دنیوی محبت میں  
 یہ نگہداری اور دلگداز مہل میں تو اس کا حال خدا ہی جانے اس لئے  
 ہندی کا مشہور و ممتاز شاعر کہتا ہے۔

پریم پیالاجوئے سیں دکنڈے  
 بوہی سیں دیسے نام پریم کالے  
 قوجہ سہ

محبت کا پیالاجوئے اس کو سر کی بھینٹ چڑھانی ہوتی ہے۔ دنیوی حرص و آرزو

کا بندہ سر نہیں دیکھتا صرف پریم و محبت کا نام لیا کرتا ہے۔ وفادار  
 بھائی تم نے جو ایک دفعہ یہ کہا تھا کہ ”میرے سامنے اس لئے مرو گے کہ میرا  
 مرنا نہ دیکھو“ وہ کر دکھایا۔ تم بات کے دھنی تھے۔ تم نے جو زبان سے کہا  
 اُسے پورا کر ہی دکھایا۔ مگر مجھے کیوں تنہا زندہ چھوڑا۔ انتہائے وفاداری  
 و محبت میں یہ عمل کیا۔ مائے بے وقت منہ موڑنے میں کیوں جلدی کی  
 مجھے ۳۲ سالہ اس اقدیم کی خوب یاد ہے جو میری شریک زندگی کی  
 وفات نے مجھے ترک دنیا و لباس پر آمادہ کر دیا تھا مگر وہ تمھاری ہی  
 محبت برادرا نہ تھی جو گھر میں محبت کی زنجیروں میں باندھ کر آزاد کئی میدان  
 میں قدم بڑھانے سے نہ روکتی تو آج یہ روز بد دیکھنا کیوں نصیب ہوتا جو  
 بھائی اپنے ایسے پرستار محبت بھائی کا فراق و صدمہ ہے اور اپنی آنکھوں  
 یہ انجام دیکھے وہ جیتے جی جلجلائے تو برا نہیں۔ وہ زندہ دفن کر دیا  
 تو اچھا ہے۔ اس کے تڑپنے والے دل کو زنج کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جا  
 تو تواب اس کو عمر بھر کے اضطراب و دبے چہنی سے بچانے کے لئے اُس کا  
 فوراً خاتمہ کر دیا جا تو ہرج نہیں۔ بھائی تم ہی تو تھے جو ۱۲ سالہ بھرتی میں

پیدا ہو کر میرا ساتھ بچپن کے کہنل کو میں دیا۔ ٹل کی مدرسہ عالیہ و گورنمنٹ  
 ہائے اسکول میں تعلیم پائی۔ پنجاب میٹرک میں شریک ہوئے ملازمت  
 اختیار کرنے کے قبل زراعت کی جانب راغب ہو کر اپنی اس اُن تہمت  
 اور کوشش کا عملی ثبوت دیا۔ صبح کے چار بجے سے جو رات کے (۱۲) بجے  
 تک عام مزارعین کی طرح مصروف بکار رہتے تھے اسکے بعد صنعت و فنت  
 کی طرف رجوع کی اور کارخانہ صنایع و کُن قایم کر کے اس کو بے انتہا  
 فروغ دیا۔ اور اپنے ہاتھوں پارچہ باقی کی نئے قسم کے ڈزائن (نویں)  
 وضع کئے اور تجارتی کیشو گیری "میں سب سے پہلے مصنوعات ملکی کی ابتدا  
 کی اور پھر تجارتی الوال" میں ایک عالیشان عمارت کے مہتمم منتخب ہو کر  
 اپنی قابلیت و مذاق خداداد و حسن انتظام کے باعث بے حد مقبول مقام  
 خاص ہوئے چنانچہ عالیجناب معالی القاب راجا یالاجہ سرکشی شاہ  
 مہاراجہ بہادر السلطنتہ رام اقبال نے اس کو نظر پندیدگی سے ملاحظہ  
 فرمایا اور خود حضرت جہاں پناہی ظل سبحانی حضور پر نور بندگانِ عالی  
 نظرہ العالی نے بغیر تفسیر قدم رنجہ فرما کر اظہارِ خوشنودی فرمایا۔ مستعد و

یورپین و ملکی عہدہ داروں نے اسکی بجدتائش کی میرے ہی اصرار پر تم نے ملک و مالک کی خدمت پر کمر باندھ ہی اور ۱۶ برسے سکستہ میں اولاً ناب حکومت اور ۱۴ اراردی مہبت سہف میں سررشتہ کر ڈگری میں بوجہ فانیخ الامتحان اور موعود الخدمتہ ہستہ می ہونے کے خدمت اختیار کی یہاں ہر ایک سے تمنے ایسا اچھا اور شرفانہ سلوک و برتاؤ کیا جس کی وجہ سے بوڑھے سے لیکر کم عمر تک اور نشی سے لیکر ملازم جو ان تک تمہاری یاد کرتے اور تمہارے اوصاف پر آنسو بہاتے ہیں۔ آبائی خدمات کے سلسلہ میں تم سررشتہ دار جمعیت صر فخاص مبارک تھے اور سررشتہ دار و پیشکار احشام قلعہ ظفر گڑھ ول قضلع و نکل۔ منصبداروں میں تمھیں خاندانی سلسلہ سے شرکت کا اعزاز تھا تم نے اپنے مالک کی بھی خواہی کو فرض عین سمجھا اپنے آقا کی شان اور وقیم میں یوں بیج سرائی کی۔

راحت نصیب ہو گی نہ محبوس رہے  
عثمان سہ بادشاہ کن جکران آ  
ایضاً

محبوب حکومت یہ امارت یہ تاج و	زیبا شہ عثمان جلنجان کیلئے ہے
-------------------------------	-------------------------------

اسی کے ساتھ کالیستھ سجا کے سکرٹری منتخب ہو کر قومی خدمات  
 نہایت آب و تاب سے انجام دیں بہت سی اصلاحیں کیں۔ اتفاقاً  
 میں جیڈ کوشن کی۔ کالیستھ پاٹھ شالہ اور کالیستھ منضداروں کی انجمن  
 اتحاد باہمی کے عرصہ تک رکن انتظامی ہے۔ قوم کی نسبت تمھارا یہ خیال تھا

### سعر مرقوم

قوم کے شہداء اور قوم پرست کچھ نہ کچھ انارچھو رجا اپنے نام کے لیے  
 عالیجناب علی القاب سرنہارا جہیر السلطنہ بہادر شہان اقبال  
 کے فیض صحبت نے تمھارے آبائی اور پستی مذاق شاعری میں سلسلہ جنبانی کی  
 ابتداء حضرت شہان دام اقبالہ کی شاگردی کا شرف حاصل کیا اور پھر  
 حسب ہدایت و ارشاد عالیجناب مہدوح حضرت مولانا مولوی حافظ  
 جلیل حسن نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل کے حلقہ شاگردی میں شرکت  
 فخر حاصل کیا۔ تم مہاراج کی ذات والا صفات سے دلی عقیدت و محبت  
 رکھتے تھے۔ تمھارے اشعار کے گواہ ہیں۔

اب قدر سخن کیا ہو پر سنا ہی نہ کوئی شاعر کا سہارا بس شاد کا ایوان ہے



گذارے ہیں جس لطف سے نشانے دن  
 نہ گزے گا ایسا زمانہ کسی کا  
 خدا شاد کو رکھے شادانِ فوج  
 نہیں ایسا اچھا زمانہ کسی کا  
 دکن کو فتح ہو کیونکر نہ اپنے عظیم  
 بنے ہیں سیکڑوں منظر تو گزشتہ گھر  
 تم ہمیشہ اپنے استاد کے مداح اور شاخاں ہے۔ انجی خدمت اور آواز  
 کو باعث سعادت سمجھا تمہارا شمار سے اس کا ثبوت ملتا ہے  
 کیا ہو محبوبِ قلم بہت ستارِ حیل  
 چند ہی دن میں نئی طبعیت  
 کیوں نہ ہو محبوب کا بقول اور سیرِ کلام  
 ہے خدا بھی لہرا اور مہرا استاد بھی  
 دیو پڑی خالیغاب سر بہارِ جہ صد عظم بہادر کے ہر مشاعرہ خاص میں  
 غزل کہنے کا سلسلہ برابر جاری رکھا اور مرنے کے چند دن قبل جو غزل لکھی  
 اس میں ایسے اثر انداز اور پروردِ اشعار لکھے کہ غزل کے ہر شعر پر صد  
 آفرینِ تحسین بلند ہوئی۔ تمہارا کلام دوست و اغرا کو جو بطبع پیش ہوگا  
 وہ بقول تمہارے تمہاری یاد دلانے اور لانے کے لئے کافی ہے اور  
 تمہارا نشانہ کے ترانے کے لئے بہت کچھ ہے۔  
 نہیں دولتِ حشر تیرا محبوب کا دو  
 جہاں میں کب یاد اپنی دلائل کا سن اپنا

تم گھوڑے کی سواری خوب جانتے تھے تو موٹر رانی میں بھی خاصہ ملکہ تھا  
کشتی بنوٹ سے خوب واقف تھے تو بدوق چلانے میں بھی خاصی شائق  
تھی اور تیرنے میں بھی اچھا دخل تھا۔ کھانا پکانے میں مبصر تھے تو کھلانے  
کا بھی خاص مذاق تھا۔ تم خود داری کے دلدادہ تھے اور خوشامد سے  
ہمیشہ نفرت کیا کرتے تھے۔

عجب غیور طبیعت ہی تیری ہے **عجب** کسی کی تجھ کو خوشامد ذرا نہیں آتی  
بزرگانِ دین کی اطاعت اور خدمت کو باعثِ برکات و ثواب  
سمجھتے تھے۔ صرف ذاتی تجربہ اور معلومات کی بناء پر کسی پر اعتماد دلانا  
از بس ضروری اور کافی خیال کرتے تھے۔ تمہارے دوست تمہارے دلدادہ  
تھے تو عزیز بھی فدائی اور عمکار۔ تمہارا ہنس مکھ چہرہ ابھی تک ہر ایک کی  
یاد میں ہے اور سب اسی خوش مزاجی اور زندہ دلی کو یاد کر کے تڑپتے ہیں  
مگر عظیمہ عالیجنابہ والدہ صاحبہ اور بزرگ عزیزوں کی خدمت اور  
تعظیم میں تم نے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ تم کو اپنے والد بزرگوار راج گرو دیاوی  
محبوب نواز و منت باقی پر بجا فخر و ناز تھا اور ہمیشہ اسکا پاس لحاظ کرتے تھے

محبوب جہد بھی کرونا ہے بجا تم اس کی یادگار ہو جو نام کر گئے  
 تم ہمیشہ اپنے بچوں کو یہ تلقین و ہدایت کرتے رہے کہ وہ ہر کام میں اولاً  
 میری اجازت کو مثل اپنی ذات کے حاصل کریں۔ تم نے میرا وہ ادب کیا  
 کہ آج کوئی لڑکا اپنے باپ کا ہنسیں کرتا۔ تم نے بھائی کی سچی محبت اور اس کے  
 اصلی جذبات کو مکمل کر کے دکھلایا جو آجکل بالکل کمیاب درناویں خصوصاً  
 ایسے زمانے میں جبکہ براہِ راست محبت کا قحط الرجال ہے اور حقیقی بھائی بہن  
 مفقود ہوتا جاتا ہے۔ خود غرضی پر محبتیں اور الفیتیں شاد ہو رہی ہیں  
 اے بھائی ایسی مثال کا قائم کرنا یہ تمہارا ہی کام تھا۔ تم نے ایسی نوکھی  
 نظیر قائم کی کہ لوگ محبتیں ”کھجکی لچھریں“ سے تشبیہ دینے لگے اور متعدد خاندان  
 تمہاری نظیر لکیر اپنے بھائیوں کو تلقین کرتے ہیں تم میں یہ صفات کیوں ہو  
 کہ تمہارا نام اس پاکیزہ اور مقدس وجود بابرکات کا رکھا ہوا تھا کہ جسکو  
 آج تک دنیا محبوب کہتی ہے اور جس کے پوجنے سے ہر مذہب ملت کے افراد  
 تسکین پاتے ہیں وہ آصفیاء سادس حضرت غفر انکا علیہ الرحمۃ کی ذات  
 ستودہ صفات تھی تم منکیوں کے نمونے تھے کہ مرے دم بھی نام خدا کا ورد کیا

اور اپنے عزیزوں سے وفات کے دو دن پہلے تقاضائے سہم کر کے دیر ۲۷  
 دو گھنٹہ تک ورد کرایا۔ تم نے زمانہ علالت کی دونوں لمحاتوں میں  
 عالیجناب سلی العالیہ جہ را جایاں سرکشن پشاور و مہاراجپور سلطنت پر نکلا  
 و صدر اعظم بہادر دام اقبال سے دنیا کی بے ثباتی، زندگی سے بے خوشی  
 اور ملک حقیقی سے لو لگانے کے خیالات کو نہایت استقلال اور صفائی سے  
 ظاہر کیا۔ حالانکہ اُس وقت تنفس زیادہ تھا۔ دم چھوٹا تھا۔ دم نے  
 آخر دم تک چین لینے نہ دیا۔ نہ ہی دل بھر کر بات کرنے کی مہلت دی مگر  
 تم کو جو کچھ کہنا تھا تم نے ۴۲ سہ ماہی سلسلہ پختہ کے دس بجے دین تک  
 کہہ دیا اور یہ کہتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔

سہری رام کہہ سہری رام کہہ	چل کوچ کا آیا سے
اُف نہ خلیگی میں پل رتے مر جاؤں گل	تو جو شمع ہے تو پروانہ بنا ہو بھی
زاہد ہے حق میں تم اسی دُعا کرو	تصویر آیا آنکھیں ہو وقت مر گئی بھی
ہے قصد جانے کا مہجور دو جہاں کی طرف	مکان میں چھوڑ کے جاتا ہوں لامکا لیل
تازہ نیست یا الہی وہ بے آبرو ہوں	محبوب بھی جگا تو پروا نہیں مگر

مے دل کی اگر ہے آرزو یار تو اتنی ہے کہ نیک انجام ہو خوبی سے میری لگائی کا  
 تمہارے خیالات اور سچے جذبات کا اس سے پورا پتہ چلتا ہے  
 بحرِ رضا کوئی پتہ بھی مل نہیں سکتا بغیر حکم کسی کی قضا نہیں آتی  
 یہی ہے ریاضت یہی ہے طریقت یہی ہے جو تم کو دل دکھانا کبھی کا  
 تمہاری تعریف عمر بھر بھی کی جائے تو کم ہے اور اس کی تفصیل کئے  
 ایک دفتر کا دفتر چاہئے۔

عمر جتنی ہے بری وہ نہیں کافی کچھ بھی  
 جتنے انفاس تیرے صیفِ قاصر میں تھے

ایک تم رسیدہ اور حقیقی بھائی سے پھر اہوا بد بھائی

نرسنگھ راج

محلیہ

دام بابو سنگھ

# شکرِ بیہ

مرحوم برادر عزیز کے تواریخ و فاتحے ہیں بزرگانہ اور پر محبت  
بہمدی کا جن جن حضرات نے اظہار فرمایا ہے اس کا میری دل سے  
شکر یہ عرض کرتا ہوں۔

تواریخ کے دیر سے وصول ہونے اور مالکِ مطبع کی غلات  
وغیرہ کے باعث یہ کتاب خلاف توقع دیر میں پیش ہو رہی ہے۔

نرسنگھ راج



عظیم

ساج پر

حیات





١٤

٢١

٨٩١٥٢٣١٤

DUE DATE

Archives Section

٢٢١٤٨

RELEASED UNDER E.O. 12958

11E 19152314

(21)

22142

Date	No.	Date	No.